سوال

(59)متعہ کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم جناب! میرے مطالعہ کے دوران میں قبل از اسلام رواج ،جسے متعہ کیا جاتا ہے ، نظر سے گزرا جو کہ ایک جُزوقتی ازدواجی بندھن ہوتا ہے ، ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان اس بندھن میں عورت اپنے کنبے کے ساتھ رہتی ہے جبکہ مرد اکثر عورت کے پاس آتا جاتا رہتا ہے ۔

مجھے نکاح متعہ کے اس پرانے رواج کے بارے میں جاننا ہے کہ شریعت کا اس بارے میں کیا نقطہ نظر ہے ۔ آیا کیا اس کا ابھی بھی رواج ہے یا اس کی ممانعت کر دی گئی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

متعہ یا جزوقتی نکاح کو رسول اللہ ﷺ نے 7 ہجری میں منسوخ کر دیا تھا ، جیسا کہ حضرت علی کی روایت میں ہے ۔ متعہ کی 8 ہجری میں غزوہ حنین کے موقع پر قلیل مدت کے لیے اجازت دی گئی اور پھر ہمیشہ کے لیے منسوخ کر دیا گیا ۔

متعہ میں ایک شخص ایک معین مدت کے لیے کچھ ادا شدہ مہر کے عوض عورت سے شادی کرتا ہے ، مدت کے اختتام پر شادی ختم ہو جاتی ہے ۔

متعہ اور مسنون نکاح میں کچھ واضح فرق جو درج ذیل ہیں :

(1) مسنون نکاح میں دو گواہ ضروری ہیں جبکہ متعہ میں گواہوں کی ضرورت نہیں ہے ۔

(2)ثابت شدہ نکاح میں شوہر کا بیوی کو نان و نفقہ اور گھر مہیا کرنا ضروری ہے جبکہ متعہ میں ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے ۔

(3)ثابت شدہ نکاح میں کسی شخص کو بیک وقت چار بیویوں سے زائد رکھنے کی اجازت نہیں ہے جبکہ متعہ میں بغیر کسی شرط کے لامحدود تعداد میں عورتیں رکھنے پر کوئی پابندی نہیں ہے ۔

(4) مسنون نکاح میں بیوی شوہر کے انتقال کے بعد جائیداد میں وارث ہوتی ہے جبکہ متہ میں کوئی وراثت نہیں ۔

(5)ثابت شدہ نکاح میں ولی کی رضامندی بہت ضروری ہے جبکہ متعہ میں کسی ولی کی رضامندی کی ضرورت نہیں ہے ۔

(6)ثابت شدہ نکاح میں دونوں فریق نکام کے بندھن میں تاحیات رہنے کی نیت سے داخل ہوتے ہیں جبکہ متعہ میں وقت متعین ہے جوکہ ایک لمحے سے زائد یا کم بھی ہوسکتا ہے۔

دونوں نکاحوں میں علیحدگی کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

(1)ثابت شدہ نکاح میں طلاق دو گواہوں کی موجودگی میں دی جاتی ہے جبکہ متعہ میں کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہے، صرف لفظ طلاق یا علیحدگی کہنہ دینا کافی ہے۔

(2)ثابت شدہ نکاح میں عورت کو طلاق کے بعد عدت گزارنا ضروری ہے جوکہ تقریباً تین مہینے ہوتی ہیں جبکہ متعہ میں قریباً موجودہ عدت کا آدھا وقت ہوتا ہے۔

(3)ثابت شدہ نکاح میں عور کو مخصوص ایام میں طلاق دینے سے روکا گیا ہے جبکہ متعہ میں کسی بھی وقت طلاق دی جاسکتی ہے۔

(4)ثابت شدہ نکاح میں عدت کے دوران عورت کے نان ونفقہ کی ذمہ داری مرد پر ہے جبکہ متعہ میں کسی نان ونفقہ کی ضرورت نہیں۔

اگرچہ شیعہ مذہب میں متعہ کی اجازت ہے مگر کوئی خاندان اپنی بیٹی اور بہنوں کے لیے متعہ کی اجازت نہیں دے گا۔ اگر کوئی کسی کی بہن یا بیٹی کے لیے متعہ کے قصد سے ہاتھ مانگے تو خون خرابہ تک کی نوبت آسکتی ہے، چنانچہ یہ ایسا امر ہے جس پر لوگ خفیہ طریقے سے عمل کرتے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

نکاح وطلاق کے مسائل، صفحہ:374

محدث فتویٰ